

کتابِ دانیال - نمبر انہتر

نسل در نسل چلنے والے چکر کی پردہ کشائی: ایڈونٹزم کی چار قباحتیں

Jeff Pippenger

2024-02-02

خدا کبھی نہیں بدلتا، اس لیے ایڈونٹزم کا فیصلہ اس کی چوتھی پشت میں ہوتا ہے۔

'اور اُس نے اُس آدمی کو پکارا جو کتانی لباس پہنے تھا، جس کے پہلو میں کاتب کی دوات تھی؛ اور خداوند نے اُس سے کہا، شہر کے بیچوں بیچ، یروشلم کے بیچوں بیچ گزر، اور اُن لوگوں کی پیشانیوں پر نشان لگا جو اُن سب مکروہات کے سبب سے جو اُس کے بیچ میں کی جاتی ہیں آپس بھرتے اور فریاد کرتے ہیں۔ اور دوسروں سے اُس نے میرے سینے میں کہا، شہر میں اُس کے پیچھے پیچھے جاؤ اور مارو: تمہاری آنکھ نہ ترس کھائے، نہ تم رحم کرو: بالکل ہلاک کر دو بوڑھوں اور جوانوں کو، کنواریوں کو، ننھے بچوں کو اور عورتوں کو؛ مگر جسی کسی شخص پر نشان ہو اُس کے نزدیک نہ جانا؛ اور میرے مقدس سے شروع کرنا۔ پھر انہوں نے اُن بزرگوں سے شروع کیا جو گھر کے آگے تھے۔'

یسوع آسمانی مقدس کی رحمت کی کرسی سے اٹھنے ہی والا ہے تاکہ انتقام کے لباس پہن لے اور اپنے غضب کو فیصلوں کی صورت میں اُن پر انڈیل دے جنہوں نے اُس روشنی کا جواب نہیں دیا جو خدا نے انہیں دی ہے۔ 'چونکہ برے کام کی سزا فوراً نہیں ہوتی، اس لئے بنی آدم کا دل اُن کے اندر برائی کرنے پر جما ہوا ہے۔' خداوند کی اُن کے ساتھ کی گئی صبر اور طویل برداشت سے نرم پڑنے کے بجائے، جو لوگ خدا سے نہیں ڈرتے اور سچائی سے محبت نہیں رکھتے، اپنی بدی کی راہ میں اپنے دلوں کو اور بھی سخت کر لیتے ہیں۔ لیکن خدا کی برداشت کی بھی حدیں ہیں، اور بہت سے لوگ ان حدوں سے تجاوز کر رہے ہیں۔ وہ فضل کی حدوں کو پامال کر چکے ہیں، اس لئے خدا کو مداخلت کرنی ہوگی اور اپنی ہی عزت کو قائم کرنا ہوگا۔

اموریوں کے بارے میں خداوند نے فرمایا: "چوتھی پیڑھی میں وہ پھر یہاں آئیں گے، کیونکہ اموریوں کی بدی ابھی پوری نہیں ہوئی۔" اگرچہ یہ قوم اپنی بت پرستی اور بدکاری کی وجہ سے نمایاں تھی، لیکن اس کی بدی کا پیمانہ ابھی نہیں بھرا تھا، اور خدا اس کی کلی ہلاکت کا حکم نہ دیتا۔ لوگوں کو الہی قدرت کا نمایاں ظہور دیکھنا تھا، تاکہ ان کے پاس کوئی عذر باقی نہ رہے۔ شفیق خالق ان کی بدی کو چوتھی پیڑھی تک برداشت کرنے کو تیار تھا۔ پھر اگر بہتری کی کوئی تبدیلی نظر نہ آتی، تو اس کے فیصلے ان پر نازل ہوتے۔

بلا خطا درستگی کے ساتھ لا متناہی ہستی اب بھی تمام قوموں کا حساب رکھتی ہے۔ جب تک اُس کی رحمت توبہ کی پکار کے ساتھ پیش کی جاتی رہتی ہے، یہ حساب کھلا رہتا ہے؛ لیکن جب شمار اُس حد تک پہنچ جاتا ہے جو خدا نے مقرر کی ہے، اُس کا غضب نازل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ حساب بند کر دیا جاتا ہے۔ الہی صبر ختم ہو جاتا ہے۔ ان کی خاطر رحمت کی شفاعت باقی نہیں رہتی۔

سے نام اس کے اور یں پنا وک سے نامز سا سے وئے وے ل اڈ رظن رپ سونامز سے ن ی بن
یک نام س آ۔ یہ ی وہ بی صن سی ت م ح ر ی ظن سے ب وک و م و ق ی ک رود سا۔ اھک ی د
س ی م رورغ و رخف فالخ سے ک نا رگم، س ی ہ ی ئ گ ی ک اطع س ی ہ نا س ی ت ک رب ن ی رت ہ ب
صرح، ہ فاضا لے ھکل ی ر ک شان ن ی رت د ب روا، ن ی ہ و ت ی ک ادخ، ی ت س ر پ ت ب، ع م ط
س ی ہ سے ر رک دن ب با س ح ان پنا ھت اس سے ک ادخ سے س ی ز ی ت ہو۔ س ی ہ سے ئ گ

لیکن جو بات مجھے لرزا دیتی ہے وہ یہ حقیقت ہے کہ جنہیں سب سے زیادہ نور اور امتیازات عطا ہوئے تھے وہ غالب بدی سے آلودہ ہو گئے ہیں۔ اپنے گرد بدکاروں کے اثر میں آکر، بہت سے لوگ—حتیٰ کہ وہ بھی جو حق کا اقرار کرتے ہیں—ٹھنڈے پڑ گئے ہیں اور بدی کے زور اور دھارے کے آگے دب کر

بہہ گئے ہیں۔ حقیقی تقویٰ اور پاکیزگی پر کی جانے والی عالمگیر تحقیر اُن لوگوں کو، جو خدا سے گہرا تعلق نہیں رکھتے، اس کی شریعت کے لیے اپنا احترام کھو دینے پر لے آتی ہے۔ اگر وہ روشنی کی پیروی کرتے اور دل سے سچائی کی اطاعت کرتے، تو جب اسے یوں حقیر سمجھا جاتا اور ایک طرف ڈال دیا جاتا، یہی مقدس شریعت اُنہیں اور بھی قیمتی محسوس ہوتی۔ جو جوں خدا کی شریعت کی ہے ادبی زیادہ نمایاں ہوتی جاتی ہے، اس کے پاسداروں اور دنیا کے درمیان امتیاز کی لکیر اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ الٰہی احکام سے محبت ایک طبقے میں اسی قدر بڑھتی ہے جتنی کہ دوسرے طبقے میں ان کے لیے حقارت بڑھتی ہے۔

"بحران تیزی سے قریب آ رہا ہے۔ تیزی سے بڑھتے ہوئے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ خدا کی مداخلت کا وقت لگ بھگ آپہنچا ہے۔ اگرچہ وہ سزا دینے سے گریزاں ہے، پھر بھی وہ سزا دے گا، اور وہ بھی جلد۔ جو لوگ روشنی میں چلتے ہیں وہ قریب آتے ہوئے خطرے کی نشانیاں دیکھیں گے؛ لیکن انہیں یہ نہیں کرنا کہ خاموشی سے، پرواہ توقع کے ساتھ تباہی کا انتظار کریں، اور اپنے آپ کو اس یقین سے دلاسا دیں کہ یوم مداخلت میں خدا اپنے لوگوں کو پناہ دے گا۔ ہرگز نہیں۔ انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ دوسروں کو بچانے کے لیے جانفشانی سے محنت کرنا ان کا فرض ہے، اور مدد کے لیے مضبوط ایمان کے ساتھ خدا کی طرف نظر رکھیں۔" ایک راستباز کی کارگر اور پرجوش دعا بہت کچھ کر دکھتی ہے۔"

دینداری کے خمیرے اپنی طاقت پوری طرح نہیں کھوئی۔ جب کلیسیا پر خطرہ اور زوال اپنی انتہا پر ہوگا، تو وہ چھوٹا سا گروہ جو روشنی میں کھڑا ہے، اس سرزمین میں کیے جانے والے مکروہات پر آپس بھرتا اور فریاد کرتا ہوگا۔ لیکن بالخصوص ان کی دعائیں کلیسیا کی خاطر بلند ہوں گی، کیونکہ اس کے اراکین دنیا کے طریقے پر چل رہے ہیں۔

ان چند وفاداروں کی مخلصانہ دعائیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ جب خداوند بدلہ لینے والے کے طور پر ظاہر ہوگا، وہ ان سب کے محافظ بن کر بھی آئے گا جنہوں نے ایمان کو اس کی پاکیزگی میں محفوظ رکھا ہے اور خود کو دنیا کی آلودگی سے بے داغ رکھا ہے۔ یہ اسی وقت ہے کہ خدا نے اپنے برگزیدوں کا، جو رات دن اس سے فریاد کرتے ہیں، انتقام لینے کا وعدہ کیا ہے، اگرچہ وہ ان کے ساتھ دیر تک تحمل کرتا ہے۔

"حکم یہ ہے: 'شہر کے بیچوں بیچ، یروشلم کے بیچوں بیچ سے گزرو، اور اُن آدمیوں کی پیشانیوں پر ایک نشان لگا دو جو اس کے درمیان کی جانے والی تمام مکروہات کے باعث آپس بھرتے اور روتے ہیں۔' یہ آپس بھرنے اور رونے والے کلام حیات کو پیش کرتے رہے تھے؛ انہوں نے ملامت کی، نصیحت کی، اور منت و سماجت کی۔ کچھ جو خدا کی بے حرمتی کر رہے تھے، انہوں نے توبہ کی اور اس کے حضور اپنے دلوں کو فروتن کیا۔ لیکن خداوند کا جلال اسرائیل سے رخصت ہو چکا تھا؛ اگرچہ بہت سے لوگ اب بھی مذہبی رسوم کو جاری رکھے ہوئے تھے، اس کی قدرت اور اس کی حضوری موجود نہ تھی۔"

گواہیاں، جلد 5، 207-210.

خدا کی عدالت کی وہ مثال جس کی سسٹر وائٹ اس عبارت میں نشاندہی کر رہی ہیں، وہ عدالت ہے جو یروشلم کے شہر پر نافذ کی گئی تھی، جو آخری ایام میں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا ہے۔ یہ عدالت اتوار کے قانون پر حتمی صورت اختیار کرتی ہے، کیونکہ وہیں خدا کی مہر اور حیوان کا نشان ثبت ہوتے ہیں۔ حزقی ایل کے آٹھویں باب میں چار بتدریج بڑھتی ہوئی مکروہات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ پہلی آیت چھٹے سال کے چھٹے مہینے کی پانچویں تاریخ کی تعیین کر کے اس بات پر زور دیتی ہے کہ یہ رویا مہلت کے ختم ہونے سے ذرا پہلے سمجھنے کے لیے ہے۔

حزقی ایل کو اُس تاریخی حوالہ کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ محض یہ لکھ سکتا تھا، "اور یوں ہوا کہ جب میں اپنے گھر بیٹھا تھا اور یہوداہ کے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے، تب وہاں خداوند خدا کا ہاتھ مجھ پر ہوا۔" یہ حقیقت کہ اُس نے "666" سے ایک دن پہلے کا حوالہ شامل کیا، نبوت کے

طالب علموں کے لیے ایک نبوی اشارہ ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے درندے کے نام کے عدد پر فتح پائی ہے جانتے ہیں کہ "666"، یسوع مسیح کے مکاشفہ کا ایک جزو ہے، جس کی مہر مہلت بند ہونے سے ذرا پہلے کھولی جاتی ہے۔ وہ یہ اس لیے جانتے ہیں کہ وہ خدا کے لوگ ہیں، جو پطرس کے مطابق "پہلے زمانہ میں خدا کے لوگ نہ تھے۔"

پہلا پطرس باب دو میں، جو لوگ اب خدا کے لوگ ہیں، انہوں نے "چکھ لیا ہے کہ خداوند مہربان ہے۔" وہ وہی ہیں جنہوں نے نبوی طور پر خدا کے کلام کو "کھایا" ہے، برخلاف ان کے جنہوں نے خدا کے کلام کو کھانے سے انکار کیا۔ تمام انبیاء آخری دنوں کے بارے میں بات کرتے ہیں، اور یوحنا باب چھ میں یسوع نے یہ پیغام دیا کہ اُس کے شاگردوں کے لیے اُس کا گوشت کھانا اور اُس کا خون پینا ضروری ہے۔ اسی باب میں جن شاگردوں نے اُس کا گوشت کھانے اور اُس کا خون پینے سے انکار کیا، انہوں نے ایسا آیت چھپاسٹھ میں کیا۔

اس وقت سے اس کے بہت سے شاگرد واپس چلے گئے اور پھر اس کے ساتھ نہ چلے۔ یوحنا 6:66

وہ دانا جو آخری دنوں میں مسیح کا گوشت کھاتے اور اُس کا خون پیتے ہیں، سمجھتے ہیں کہ مسیح، پلمونی کی حیثیت سے، "عجیب شمار کنندہ" ہے، اور جب ان کی امضا پیش کی جاتی ہے تو وہ اسے پہچان لیتے ہیں۔ حزقی ایل باب آٹھ کی ابتدائی آیت میں عدد "665" موجود ہے—ہر اُس شخص کے لیے جو دیکھنا چاہے—کہ وہ کم از کم دو اہم نبوتی نکات کی نشان دہی کرتا ہے۔ پہلا یہ کہ اس پیغام کو اتوار کے قانون سے پہلے کے دور پر محیط سمجھا جائے۔ دوسرا یہ کہ عدد "666" مکاشفہ کی ان صرف دو آیات میں سے ایک میں آتا ہے جن کے بارے میں یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ "داناؤں" آخری دنوں میں سمجھیں گے۔

یہاں حکمت ہے۔ جو سمجھ رکھتا ہے وہ درندے کے عدد کو شمار کرے کیونکہ یہ انسان کا عدد ہے، اور اس کا عدد چھ سو چھپاسٹھ ہے۔ مکاشفہ 13:18

"دانشمند" جو آخری ایام میں علم کے بڑھنے کو سمجھتے ہیں، جب یسوع مسیح کا مکاشفہ مہر سے کھولا جائے گا، جان لیں گے کہ "۶۶۶" ایک اہم نبوی علامت ہے، کیونکہ وہ اس عدد پر فتح پا چکے ہوں گے۔ لہذا حزقی ایل اٹھویں باب میں ایک بتدریج بڑھتی ہوئی بغاوت متعارف کرواتا ہے، جس کی نمائندگی چار بتدریج بڑھتی ہوئی مکروہات سے کی گئی ہے۔ آخری مکروہ احمقوں کی شناخت سورج کو سجدہ کرنے والوں کے طور پر کرتا ہے، یوں آخری ایام میں یروشلم (ایڈونٹزم) پر عدالت کی نشان دہی ہوتی ہے۔ وہ عدالت چوتھی نسل میں واقع ہوتی ہے۔ وہ چار مکروہات لاودکیائی ایڈونٹزم کی چار نسلوں کی علامتیں ہیں۔

پہلی نسل کا آغاز 1863 میں اُس بغاوت کے ساتھ ہوا جو موسیٰ کی "سات بار" والی قسم کے خلاف تھی۔ پچیس سال بعد 1888 کی بغاوت ظاہر ہوئی۔ اکتیس سال بعد 1919 کی بغاوت رونما ہوئی، جس کی نمائندگی ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ پریسکاٹ کی کتاب "Christ" Doctrine of Christ نے کی۔ اس کے اڑتیس سال بعد، 1957 میں، وہ بغاوت پیش آئی جس کی نمائندگی "Doctrine" on Doctrine نامی کتاب نے کی۔ اب ہم یہ دکھانا شروع کریں گے کہ یہ چار نشان راہ حزقی ایل باب آٹھ کی چار مکروہات کے ساتھ کیسے ہم آہنگ ہیں۔

1863 میں، لاودیسی ایڈونٹزم نے ایک نیا چارٹ متعارف کرایا تاکہ ان دو چارٹس کی جگہ لے جو حقوق باب دو کے اس حکم کی تکمیل تھے کہ، "روپا لکھ اور اسے تختیوں پر صاف صاف لکھ۔" 1863 کے چارٹ نے نبوتی خاکے سے "سات زمانے" کو نکال دیا، حالانکہ وہ دونوں مقدس چارٹس پر 1260، 1290 اور 1335 کے ساتھ موجود تھا۔ حقوق میں حکم یہ واضح کرتا ہے کہ تختیاں (جمع) اس انداز میں شائع کی جائیں گی کہ، "جو پڑھے وہ دوڑے۔" 1863 کا چارٹ اس قدر ہدف سے ہٹا ہوا تھا کہ اس کے ساتھ

وضاحت کے لیے ایک پرچہ دینا ضروری تھا۔ اضافی پرچے کے بغیر 1863 کے چارٹ کو دیکھ کر "دوڑا" نہیں جا سکتا تھا۔

اور خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا، رؤیا لکھ اور اسے لوحوں پر صاف صاف لکھ، تاکہ جو اسے پڑھے وہ دوڑے۔ حبقوق ۲:۲۔

1863 کا چارٹ ایک جعلی چارٹ تھا جسے اصل چارٹ کو چھپانے کے لیے بنایا گیا تھا، بالکل ویسا ہی جیسے ولیم ملرنے اپنے خواب میں دیکھا تھا۔ دو مقدس چارٹ اس عہد کی علامت تھے جو مسیح نے ان لوگوں کے ساتھ باندھا تھا جنہوں نے ابھی ابھی زمین کے درندے کے حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ کی حیثیت اختیار کی تھی۔ ان دو چارٹ نے ملرائٹس اور مسیح کے درمیان عہد کے تعلق کی علامت پیش کی—وہ مسیح جو 1844 میں اچانک اپنی پیکل میں آیا، اور جب وہ آیا تو عہد کے پیامبر کی حیثیت سے آیا۔ قدیم اسرائیل جدید اسرائیل کی عکاسی کرتا ہے، اور جب مسیح نے قدیم اسرائیل کو مصر کی غلامی سے نکالا، تو اس نے اُس زمانے کی تمثیل پیش کی جب وہ جدید اسرائیل کو پاپائی حکمرانی کے بارہ سو ساٹھ برس کی غلامی سے نکالنے والا تھا۔ سسٹر وائٹ باربا ان دونوں تاریخی ادوار کی متوازی حیثیت کی تائید کرتی ہیں۔

"ہم پر گزشتہ زمانوں کا مجتمع نور چمک رہا ہے۔ اسرائیل کی فراموش کاری کا بیان ہماری تنویر کے لیے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اس زمانہ میں خدا نے ہر قوم، قبیلہ اور زبان میں سے ایک قوم کو اپنے لیے جمع کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے۔ آمد ثانی کی تحریک میں اُس نے اپنی میراث کے لیے وہی کام کیا ہے جو اُس نے اسرائیلیوں کے لیے مصر سے اُن کی راہنمائی کرتے وقت کیا تھا۔ 1844 کی عظیم مایوسی میں اُس کی قوم کے ایمان کی آزمائش اسی طرح ہوئی جیسے بحر قلزم کے کنارے عبرانیوں کے ایمان کی ہوئی تھی۔" Testimonies, volume 8, 115, 116.

جب خداوند نے قدیم اسرائیل کے ساتھ عہد باندھا تو اس نے عہدی تعلق کی نمائندگی کے لیے دو لوحیں دیں۔ جب خداوند نے جدید اسرائیل کے ساتھ عہد باندھا تو اس نے عہدی تعلق کی نمائندگی کے لیے دو لوحیں دیں۔ دس احکام کی دو لوحیں، حبقوق کی دو لوحوں کی مثال ہیں۔ بحر قلزم عبور کرنے کے تھوڑی ہی دیر بعد اس نے انہیں دو لوحیں دیں؛ سسٹر وائٹ اس عبور کو 1844 کی عظیم مایوسی کے ساتھ مربوط کرتی ہیں۔ نبوی تاریخ کے لحاظ سے، 1844 کے کچھ ہی عرصے بعد خداوند نے دوسری لوح پیش کی۔ قدیم اسرائیل کو خدا کی شریعت کے امانت دار بنایا گیا، اور جدید اسرائیل کو نہ صرف خدا کی شریعت بلکہ ان عظیم نبوی سچائیوں کے بھی امانت دار بنایا گیا۔

"خدا نے اس زمانے میں اپنی کلیسیا کو، جیسے اس نے قدیم اسرائیل کو بلایا تھا، زمین پر ایک نور کی طرح قائم رہنے کے لیے بلایا ہے۔ حق کے زور اور کلہاڑے، جو پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغام ہیں، کے وسیلہ اس نے انہیں کلیساؤں اور دنیا سے جدا کر دیا ہے تاکہ انہیں اپنے ساتھ مقدس قربت میں لائے۔ اس نے انہیں اپنی شریعت کے امانت دار بنایا ہے اور اس زمانے کے لیے نبوت کی عظیم سچائیاں ان کے سپرد کی ہیں۔ جیسے مقدس ارشادات قدیم اسرائیل کے سپرد کیے گئے تھے، اسی طرح یہ دنیا تک پہنچانے کے لیے ایک مقدس امانت ہیں۔" Testimonies, جلد 5، 455.

پہلے دو احکام بت پرستی سے خدا کی نفرت کی نشاندہی کرتے ہیں، اور انہی پہلے دو احکام میں وہ واضح کرتا ہے کہ سزا تیسری اور چوتھی نسل تک نافذ کی جاتی ہے، کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک غیور خدا ہے۔

اس وقت شریعت صرف عبرانیوں کے فائدے کے لیے نہ سنائی گئی تھی۔ خدا نے انہیں اپنی شریعت کے محافظ اور نگہبان بنا کر ان کی عزت افزائی کی، لیکن اسے تمام دنیا کے لیے ایک مقدس امانت سمجھ کر رکھنا تھا۔ دس احکام کے اصول تمام بنی نوع انسان کے لیے موزوں ہیں، اور وہ سب کی تعلیم اور نظم و ضبط کے لیے دیے گئے تھے۔ یہ دس احکام—مختصر، جامع اور بااختیار—خدا کے

حضور انسان کے فرض اور اپنے ہم نوع کے ساتھ اس کی ذمہ داری کا احاطہ کرتے ہیں؛ اور یہ سب محبت کے عظیم بنیادی اصول پر مبنی ہیں۔ "تو اپنے خداوند خدا سے اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری طاقت سے اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ؛ اور اپنے ہمسایہ سے اپنی مانند محبت رکھ۔" لوقا 10:27۔ نیز دیکھیں: استثنا 4:6، 5؛ احبار 19:18۔ دس احکام میں یہ اصول تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں اور انسان کی حالت و حالات پر منطبق کیے گئے ہیں۔

"تو میرے سوا کوئی اور معبود نہ رکھنا۔"

یہوواہ، ازلی ابدی، خود موجود، غیر مخلوق، جو خود ہی سب کا سرچشمہ اور قائم رکھنے والا ہے، تنہا اعلیٰ ترین تعظیم اور عبادت کا مستحق ہے۔ انسان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنی محبت یا اپنی خدمت میں کسی اور کو پہلا مقام دے۔ جو کچھ بھی ہم عزیز رکھیں جو خدا سے ہماری محبت کو کم کر دے یا اس خدمت میں خلل ڈالے جس کا وہ حق دار ہے، اسی کو ہم اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔

تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا، نہ کسی ایسی چیز کی کوئی شبیہ جو اوپر آسمان میں ہے یا نیچے زمین میں ہے یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا۔

دوسرا حکم تصاویر یا تماثیل کے ذریعے حقیقی خدا کی عبادت کو منع کرتا ہے۔ بہت سی بت پرست قومیں دعویٰ کرتی تھیں کہ ان کی تصاویر یا تماثیل محض اشکال یا علامتیں ہیں جن کے وسیلے سے معبود کی عبادت کی جاتی ہے، لیکن خدا نے ایسی عبادت کو گناہ قرار دیا ہے۔ ازلی و ابدی ہستی کو مادی اشیاء کے ذریعے مجسم کرنے کی کوشش انسان کے تصور خدا کو پست کر دے گی۔ ذہن جب یہوواہ کے لامتناہی کمال سے ہٹ جاتا ہے تو وہ خالق کے بجائے مخلوق کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے جیسے خدا کے بارے میں اس کے تصورات پست ہوتے ہیں، ویسے ویسے انسان بھی گراوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔

'میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔' خدا کا اپنی قوم کے ساتھ قریبی اور مقدس رشتہ شادی کی مثال کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔ چونکہ بت پرستی روحانی زنا ہے، اس کے خلاف خدا کی ناپسندیدگی کو بجا طور پر غیرت کہا جاتا ہے۔ آباء و انبیا، 305، 306۔

خدا کی غیرت بالخصوص بت پرستی کے خلاف ظاہر ہوتی ہے، اور یہ کوئی اتفاق نہیں کہ حزقی ایل کے آٹھویں باب میں پہلی مکروہ چیز "غیرت کی مورت" ہے۔

اور یوں ہوا کہ چھٹے سال، چھٹے مہینے، مہینے کی پانچویں تاریخ کو، جب میں اپنے گھر بیٹھا تھا اور یہوداہ کے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے، تو وہاں خداوند خدا کا ہاتھ مجھ پر پڑا۔ پھر میں نے دیکھا، اور دیکھو ایک شبیہ جو آگ کی مانند تھی؛ اس کی کمر سے نیچے تک آگ ہی آگ تھی، اور اس کی کمر سے اوپر چمک کی سی صورت تھی، عنبر کے رنگ کی مانند۔ اور اس نے ہاتھ کی صورت بڑھائی اور مجھے میرے سر کے ایک گچھے سے پکڑ لیا؛ اور روح نے مجھے زمین اور آسمان کے درمیان اٹھا لیا، اور مجھے خدا کی روپا میں یروشلم کو لے گیا، اس اندرونی پہاٹک کے دروازے تک جو شمال کی طرف ہے؛ جہاں وہ غیرت انگیز مورت کی نشست تھی جو غیرت دلاتی ہے۔ اور دیکھو، اسرائیل کے خدا کا جلال وہاں تھا، ویسا ہی جیسا وہ روپا جو میں نے میدان میں دیکھا تھا۔ پھر اس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، اب شمال کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا۔ سو میں نے شمال کی طرف اپنی آنکھیں اٹھائیں، اور دیکھو شمال کی جانب قربان گاہ کے پہاٹک پر، مدخل میں، یہ غیرت انگیز مورت تھی۔ حزقی ایل ۸:۱-۵۔

غیرت انگیز مورت، وہ چار بتدریج بڑھتے ہوئے مکروہات میں سے پہلی ہے جو حزقی ایل کو دکھائے گئے۔ غیرت انگیز مورت ایڈونٹسٹ تحریک میں بتدریج بڑھتی ہوئی بغاوت کی چار نسلوں میں سے پہلی نسل کے آغاز کی نمائندگی کرتی ہے۔ پہلی نسل 1863 میں شروع ہوئی۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"قدیم انبیا میں سے ہر ایک نے اپنے زمانے کے لیے کم اور ہمارے لیے زیادہ کلام کیا، یہاں تک کہ اُن کی نبوت ہمارے لیے نافذ العمل ہے۔' اب یہ سب کچھ اُن پر بطور مثال واقع ہوا: اور وہ ہماری تنبیہ کے لیے لکھا گیا، جن پر عالم کے آخری زمانے آ پہنچے ہیں۔' 1 Corinthians 10:11۔ وہ اپنے لیے نہیں بلکہ ہمارے لیے اُن باتوں کی خدمت کرتے تھے، جو اب اُن کے وسیلہ سے تمہیں سنائی گئی ہیں جنہوں نے آسمان سے بھیجے گئے روح القدس کے ساتھ تمہیں انجیل کی منادی کی؛ اور یہی وہ باتیں ہیں جن میں فرشتے جھانکنے کی آرزو رکھتے ہیں۔' 1 Peter 1:12...."

"بائبل نے اپنے خزانے اس آخری نسل کے لیے جمع کر کے یکجا باندھ رکھے ہیں۔ عہدِ قدیم کی تاریخ کے تمام عظیم واقعات اور سنجیدہ معاملات ان آخری ایام میں کلیسیا میں وقوع پذیر ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں۔" Selected Messages, book 3, 338, 339.